

M.B.KHAN ARTIST Oodhwan LUCKNOW

جلد ۹ مضامین غیر نمبر ۱۵

مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۴ء

ساقی نامہ

جام زر

گھٹا آئی ہے لائی موسم گل کی خبر ساقی
کوئی ساغر شراب ناب کا لا کی دیر ساقی
نہیں معلوم تیرے جام میں ہے کیا اثر ساقی
کہ دو جرعہ میں کھل جاتے ہیں سب عیب و ہنر ساقی
ہوا ہے میکدے میں محتسب کا اب گذر ساقی
ترے میخوار بھی آئینگے با تیغ و سپر ساقی
مجھے دے جام سینہ جس کا میں لایا ہوں زر دینے
جلا ڈالے ہیں ظالم نے مرے قلب و جگر ساقی
تری آنکھیں ہیں بادہ گلگوں کے پیمانے
کہ سب کو مست کر دیتی ہے تیری اک نظر ساقی
چلے گا ایک دن جو تا دنا دن تیری بھٹی پر
کہ تو ہے خوش دماغ اور رند ہیں شوریدہ سر ساقی
سکھائی ہے پرستی مجھ کو تیری مست آنکھوں نے
نہ تھا پہلے تو اے آلودہ دامان نظر ساقی
ترے رندوں کی بیتابی اور اس پر تیری گھبراہٹ
کوئی چیخے ادھر ساقی کوئی پیٹے ادھر ساقی
یہ جتنے رند ہیں سب میکدے پر جان دیدینگے
بلا آئے تو سب ہو جائینگے سینہ سپر ساقی
تری سینہ سی ہے لاثانی اگر کچھ بھی ہو تو ایسی ہو
کہ کچھ بجلی ہوں کچھ رہیں پیتے ہوں ادھر ساقی
نہیں ہوتا ترے جاموں سے ہرگز تشنہ رندوں کو
خم بادہ کو جنت کر گئے لو مکا ادھر ساقی
بڑی چشم حباب آلود کی گردش سے ڈرتا ہوں
نہ ہو جائے کہیں چرخ و زمیں زیر و زبر ساقی
خرابانی ہے تہذیب سے سرشار ہو جائیں
امید نفع میں ہو جائے گا اپنا ضرر ساقی

دکھا دے جام تیز گردش خورشید مندوں کو
جو بیٹھیں شام سے محفل میں ہو جائے سحر ساقی
ادائیں تیری ناوک ہیں ترے انداز خنجر ہیں
مگر ہم بھی وہ رستم ہیں کہ ہیں سینہ سپر ساقی
پلا دے تشنۂ تہذیب کو وہ جام آزادی
کہ جو چاہیں وہی کر جائیں بیخوف و خطر ساقی
بہا دی تھی کہ جام آتش محلول تھا ظالم
کہ منہ سے بات کیا نکلی لگے اڑنے شرر ساقی
بلا سے اڑکے پہونچے گی ترے رندوں کی محفل میں
بہار آئے ہے شیشہ کو بھی لگ جائینگے پر ساقی
یہ تیرے رند میکش مرتے ہیں تیری اداؤں پر
محبت کا مزا آئے کبھی تو بھی تو مر ساقی
تمنا ہے کہ ہم بیٹھیں کنھیا جی کے محفل میں
شراب ناب ہو آگے ادھر ساقی ادھر ساقی
نہ کر اندیشۂ باطل پیالے جام دیتا جا
یہاں یکساں ہیں سب رمضان و شعبان و صفر ساقی
سبو جب تو اٹھاتا ہے تو میں دل تھام لیتا ہوں
ترے نازک ادا ساقی مرے نازک کمر ساقی
گھٹائیں جھوم کر آئی تو ہیں کیا لطف حاصل ہو
جو گر جائیں صبح تک ساقی جو برسیں رات بھر ساقی
خدارا دے نہ تکلیف اشارت چشم فتاں کو
مرے جادو ادا ساقی مرے جادو نظر ساقی
ترے در کی گدائی ہو اگر کچھ زندگانی ہے
ترے قدموں پہ دم نکلے اجل آئے اگر ساقی
بڑے تیور سے جاتے نہیں جیسے وہ بانکے ہیں
اڑا دیں صاف اگر کبھی بھی بیٹھے ناک پر ساقی
ستم ہے ہوش میں آنا بہت اچھی تھی بیہوشی
کہ ہم بیخود تھے لیکن تھا ترے زانو پہ سر ساقی
گھٹائیں جھوم کر آئیں پیالے جام رنگیں دے
الٰہی میکدے پہ روز و شب برسیں گہر ساقی
ترے صدقے اسی انداز سے پھر جلوہ فرما ہو
کرے ہر جام میں ساقی تبسم ہونٹ پر ساقی
نہ پوچھ حال اے شہباز جیسے جان ہے ہم
ہمارے حال فرقت ہیں مگر ہے بے خبر ساقی

شہباز بلند پرواز کندی

شاعری کیا ہے فقط لفظوں کا کچھ رد و بدل
اسلئے سب جھول ہے اک حافظہ ہو سکا رخ

غزل در صنعت مہملہ

خوشی تحریر سے ہر کلک گوہر بار ہے
میرے افسانے کو عمر بیکراں درکار ہے
کیا عجب ہے شمع خوابیدہ جو ضو دینے لگے
دل کے شگفتہ ان سے جب ہر آہ آتشبار ہے
برق پر چشم شعلہ سے لگتا ابر سیاہ
ہر سر کلغی پر بہت کرن جلوہ بار ہے
طبع عالی کے لیے ہو توسن عمر رواں
ہر دو دستار کو بال ہما درکار ہے
جلوۂ معنی کو تفسیر چشم بینا چاہیے
دو سے نا امید اک سربستۂ اسرار ہے
دگر یہی ہے شاعری تو شاعری بیکار ہے

ابن الوقت تفضل کرمانی

نوٹ: شکسپیر مرحوم اور جناب نیاز سے داد کا طالب ہوں۔

غزل

وہ متوالی نگاہوں کا کبھی دو چار ہو جانا
وہ میرا مفت بے کوڑی یونہی سرشار ہو جانا
وہ غیروں کا بیٹھنا پر نہ گلے کا ہار ہو جانا
وہ میرے خط کا چولھے میں فنا فی النار ہو جانا
خدا جانے ترے تیروں کی تھی کیا عنایت
ذرا سی بیکلی سے چھٹنا اور جگر کے پار ہو جانا
ہنسی آتی ہے اب تو سوچ کر وہ بے حسی اپنی
ترا ہنس کر جیت جوڑنا مرا نا چار ہو جانا
یہ تم نے کیا کمال آہوں کو کر کے بے اثر پایا
تو پھر ہم آہ کرتے ہیں ذرا ہشیار ہو جانا
ابھی تک یاد ہیں سرگرمیاں عہد حماقت کی
کسی کی جستجو میں پاؤں کا پرکار ہو جانا
بہت کچھ یک بیک چپ ہے رموز مدعا تفضل
یہ کچھ اچھا نہیں ہے یوں کسی پر [illegible] ہو جانا

تفضل کرمانی

رباعیات

(از جناب نظر فاتازش جایولی)

یوں تو یہ نشیمن بادہ بہاری ہو جائے
زاہد جو سیاہ کاری ہو جائے
پوریشس در رانج شیخ جی کا جنجال
دستار خم بادہ سے بھاری ہو جائے

مشرق کی ترقی سے حذر کرتے ہیں
یہ رُم کلی تہذیب کا دم بھرتے ہیں
ہے قوم فروشوں کی نرالی جنت
آہو کی جگہ اس میں سؤر چرتے ہیں

فردوس میں اطلاق ہے غفلت واعظ
اسپر گرہ کلی صہبا واعظ
پیتا ہے طہور خود اشارہ سے ہم سے
رنگینی اور پوچھ پوچھ اچھا واعظ

میرؔ ہو ہے شوق جلوہ فرمائی کا
ہے وعظ میں ذکر اپنی دانائی کا
رٹتے ہیں کلام ردم بوڑھے طوطے
دعوے ہے انھیں زمزمہ پیرائی کا

بوتل ہے پیالہ ہے جناب واعظ
یہ ڈھنگ نرالا ہے جناب واعظ
نوروز کے دن آپ ہیں میخانہ میں
کچھ دال میں کالا ہے جناب واعظ

مذہب کی امانت ہیں خیالات کہن
ہے قابل اعتراض واعظ کا چلن
میخانہ میں ہیں نور فشاں بادہ و جام
دنیا میں یہی ہے پاک بازوں کا وطن

اک آن میں ختم ہو گئی ہستی میں
دھوکے کا نہ ہو خیال تو ڈر ہیں قسمیں

جب تک رہیں گے کافروں کے ستم پرور ہیں
یارب نہ ہو کوئی ان بتوں کے بس میں

تسبیح کی امید دلاتے ہیں بل
تقدیر کا لکھا نظر آتے ہیں بل
ہم نے کونسل کے ہیں جھاڑ ۔ نازش
بلی کے گلے میں بندھاتے ہیں بل

ہلالِ ماہ مبارک

(از ریاض حسن محمد دلی)

شام کو نکلا جو گھر سے میں تو دیکھا ناگہاں
جمع ہیں ٹیلے پہ اک بستی کے سب پیر و جواں
کس تجسس میں امیدوں کو ہوئی نوبت نصیب
پیچ تک تار نظر کی بن گئی ہے نردباں
دیکھ کر یہ حال پہلے تو ہوئی حیرت مجھے
جب کیا دریافت آخر یہ کھلا راز نہاں
دیکھنے نکلا ہے چاند سب ماہ شعبان ختم ہے
میں بھی آخر دیکھنے کو چاند کے ٹھہرا وہاں
محو مقصد سے نکلا تھا وہ مطلب ادھر
بیخودی میں دیکھنے والوں کی اٹھیں انکھیاں
دیکھتا ہوں یک بیک خوش چرخ پیر میں
لے رہا ہے ماہ نو کس لطف سے انگڑائیاں
چرخ پر قبلہ کی جانب مطلع ہے جلوہ گر
جس طرح پیشانی عابد پہ سجدہ کا نشاں
دیکھ کر پڑھنے لگا کوئی دعا سورہ کوئی
کوئی رنجیدہ ہوا دل میں تو کوئی شادماں
ہو گیا بشاش کوئی دیکھ کر اس چاند کو
سن کے رویت ہو گیا لیکن کسی کا منہ دھواں
اک طرف تیاریاں کیں اہل دیں نے صوم کی
تارکانِ صوم اک جانب ہوئے سب نیم جاں
چاند نے گردوں پہ دی ماہ مبارک کی نوید
خانہ حق کی طرف دوڑے خدا کے میہماں
لطف ان ایام کا پوچھ کسی دیندار سے
شام کو جو لطف آتا ہے سیر وہ کہاں

YOUNG AT 50.

ساٹھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی جوہ بخش گولیاں

بڑے اور ادھیڑ عمر کے جوانوں کی سی طاقت و تندرستی بخشتی پھرتی عطا کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی ضعف کو دور کرتی ہیں اور لطف زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ بوڑھے ہیں اور جنکے دماغ پر ضعف کا اثر ہو گیا ہے ان کے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیداری کے بعد کسل اور کاہلی حاصل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے۔ عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے۔ چہرہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی کی ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے۔ جوانی کا دور دورہ ۔۔۔ خون کا بڑھنا جسم کی شادابی ۔۔۔ کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کریں۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کر دیں گے؟ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائیں گے۔ آپ پر "ساٹھا اور پاٹھا" کی مثل صادق ہو جائے گی۔ دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھا کے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہوں گے۔ اس کی قیمت مع محصول ڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر دوا روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبریٹریز ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ برنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGRD'S LABORATORIES
106 LIVERPOOL ROAD,
BARNSBURY.
LONDON (ENGLAND)

شام ہی سے روزہ داروں کا ساجد میں ہجوم
خوان نعمت میں جنی وہ چٹپٹی افطاریاں
روزہ داروں کا وہ مجمع وقت وہ افطار کا
دال کوئی کھا رہا ہے اور کوئی پھلکیاں
کوئی کہتا ہے اقامت کوئی پڑھتا ہے نماز
کوئی کرتا ہے وضو اور کوئی دیتا ہے اذاں
وہ تلاوت روزہ داروں کی با لحان تھیں
وہ جماعت کی نمازیں موعظ کا وہ بیاں
نہ آنکھیں میں کسی کی دیدۂ دل سے مگر
دیکھتا ہے باغ جنت کی بہار بے خزاں
جن مبارک سب کو یہ ماہ مبارک آ گیا عش
کیونکہ ان روزوں میں کھل جاتے ہیں ابواب جناں

مفت

صرف پانچ رئیس و معزز اشخاص کے نام تحریر کر کے ۱۹۲۲ء کی جنتری مفت روانہ کیجائیگی

سکھ سنچار کمپنی متھرا

ہلال جدید

جیتے آزادی کا نقیب خروس روزنگار و سیاست کا شمشیر عریاں لطف زبان اور حسن بیان کے ساتھ جوہر ریزیوں سے مرصع مطالع الشرق جونپور کا مستند اخبار پرچہ دیکھ کر خود راست قائم کیجیے سفارش کی ضرورت نہیں چندہ سالانہ صرف ... بھی فی پرچہ ۱ ؎

منیجر مشہد جدید جونپور

مولانا پنچ کی نوٹ بک

کونسلوں میں ہر ایک بل کی دھڑادھڑ نامنظوری اور دفعہ ۶۲ (الف و ب) کے تابڑ توڑ نفاذ سے کم از کم یقین کر لینا چاہیے کہ فضول خرچی میں اعانت کا جو مشترک الزام اہل ہند کے سر تھا وہ مرتفع ہو گیا۔ اگلی آپا دھاپی اور اصلاحی آپا دھاپی میں بہت فرق ہے۔ پہلے اگر کسی نے حکام اعلیٰ کے خلاف کبھی زبان ہلائی تو جواب ملتا تھا بس خاموش خبردار جو بولے۔ دستر خوان کے دھیرا بچے بچائے



شہد: "چھری ذری چھوٹی ہے"
باڑھیا "مگر تیز ہے۔ ناک بچاؤ"

نکڑے تم کو بھی مل رہیں گے جتنا زیادہ بچے گا اتنا ہی زیادہ بچے گا۔ بل منظور کرو۔ اب یہ ہے کہ تم جانو تمہارا کام جانے ہم نے اپنی رضامندی سے کوئی خرچ منظور نہیں کیا۔ شاہ خرچ بد نصیبن "اتنا بچا کر باسی تھے" نہیں کہہ سکتیں۔ نہ اوپنچ نیچ کے وقت یہ طعنہ سننا پڑے گا کہ "تم بھی تو شریک تھے! جو کچھ ہوا تمہارے مشورے سے ہوا۔"

ہماری رائے ہے کہ جو قانون عراق کے بعض مشتعل ڈاکوؤں نے ایجاد کیا تھا وہی یہاں بھی کسی دفعہ کی رو سے جاری کر دیا جائے۔ عراق کے ڈاکو جب کسی کو لوٹتے تھے تو چھاتی پر چڑھ کے کہتے تھے "پدر سگ مادر قحبہ بحل کن دود مود..." لک عن المال" غریب مسافر کہتا تھا "جشیدم بابا بخشیدم مرا رہا کن" یہ ترکیب اچھی ہے۔ دیکھیے حکومت وقت ہمارے مشورے پر عمل کرتی ہے یا نہیں؟ اتنا ہم کہے دیتے ہیں کہ نسخہ مجرب ہے۔

"خورشید ایران لکھتا ہے کہ شیعوں کے یہاں نہ تو .... کوئی حقوق شاہی کسی شخص کے واسطے مقرر ہیں نہ شاہ پرستی کی اجازت اماموں نے انکو دی ہے پھر بھی علمائے بلاد خوار نے مشروطیت خالصہ کی جلیبی کاڑی میں روڑا اٹکا دیا اور ایک نا بالغ بت کے آگے سر جھکانا پڑا۔" مگر خورشید ایران اس حکمت کو نہیں سمجھتا کہ آج استبداد شاہی پر حملہ ہوا ہے تو کل استبداد نا مشروع و تقلید بے معنی پر چوٹ کی جائے گی۔ لہٰذا دمن داود شاہ مرزا خواجہ تا شانیم۔

پھر نہ کہیے گا کہ اطلاع نہیں ملی!

اب سن لیجیے!

روزنامہ سیاست لاہور یکم اپریل سے کم از کم چار ۔۔۔ لاکھ ہوا کرے گا۔ چونکہ اس پرچہ کو تیار ۔۔۔ ہزار آدمی پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ کم از کم ایک لاکھ اشخاص کی نگاہ سے گزرا کریگا جس کی اشاعت امریکہ۔ ٹرکی۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ فرانس۔ ترکی۔ مصر۔ عرب۔ عراق۔ چین۔ افغانستان۔ مالابار۔ بر صغیر۔ بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ بہار۔ صوبجات متوسط۔ صوبجات متحدہ۔ صوبہ سرحد اور پنجاب۔ غرض ہر حصہ ہندوستان میں ہے۔ لہٰذا آپ کیجئے اس میں اشتہار دینا از بس مفید ثابت ہوگا۔ روزانہ اشتہار دینے والے ہم ۔۔۔ رعایت کرا دیتے ہیں۔ آپ اس زریں موقع کو ضائع نہ کیجئے!

اجرت ایک دفعہ کی ۱۔ ایک صفحہ ... نصف صفحہ ... ایک کالم ... نصف کالم ... ۱/۴ کالم ... ۱/۸ کالم ...

المشتہر۔ منیجر روزنامہ سیاست لاہور

الخلیل ہفتہ میں دوبار

بیٹے ۲۰۔۸۰۔۱۲۰۔۱۲۔۸۰۔۲۳۔۸۰۔۴۰ ہزار عیسوی کی باقاعدہ ۔۔۔ شائع ہوکر دو سال سے جس متانت اور خوبی سے ملک کی موجودہ حالت اسلام اور مسلمانوں کی سود و بہبود کے متعلق خاص مضامین اور ۔۔۔ کے علاوہ اپنے مخصوص نامہ نگاروں ۔۔۔ بہترین انتخابات ۔۔۔ دنیائے اسلام اور ہندوستان کی تازہ ترین خبریں شائع کر رہا ہو ۔۔۔ انتخاب کر لینا اخبار بینی کا صحیح ذوق کا ثبوت دینا ہے چندہ سالانہ صرف ... ہے ... نمونہ مفت

الخلیل پر ۔۔۔ مشاہیر ۔۔۔ ریویو ۔۔۔ بیان کئے ہیں ۔۔۔ شائع ہو سکتے ہیں ۔۔۔ آپ بھی کم از کم ۔۔۔ اخبار الخلیل ۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے ۔۔۔ ہو سکتے ہیں۔

منیجر الخلیل اخبار بجنور ۔۔۔ یو۔ پی۔

ہمارے دوست میاں فیصل انگریزوں پر بھروسا کرنے کے بعد خدا جانے کیوں پھر اللہ کی طرف پھرے ہیں۔ پارلیمنٹ تو کھل گئی انگریزوں کے صدقے میں اور آپ فرماتے ہیں "قوم کے حقوق کی باگ اپنے ہاتھوں میں لیجیے اور خدا کی مدد سے اسکی رہنمائی کیجیے"۔ دوست فیصل کا طرز عمل آج تک باسعان نظر دیکھا۔ اسمیں کہیں خدا کی مدد کی ضرورت دکھائی نہیں دیتی ہر مشکل بعد ذرنگ آسان ہوئی مگر آپ خدا کی مدد ڈھونڈتے ہیں واللہ جو کہیں انگریز ناراض ہو گئے اور انھوں نے ٹکا سا جواب دیدیا کہ جاؤ اپنے خدا سے مدد مانگو تو بڑی ہوگی لینے کے دینے پڑ جائینگے۔

سرکاری عمال خواہ ہندوستانی ہوں یا پردیسی کبھی مجرم نہیں ہوتے جیسے جج میاں کا بیان ہے آنگنا ہگاری قدرت نے چھین لیا تھا اسی طرح سرکاری نوکری کرتے ہی اور نیچے سے اوپر تک تمام عیوب سے دھو دھلا پاک ہو جاتا ہے اب اگر قتل اور خونریزی کا ارتکاب بھی ان سے سرزد ہو تو جرم میں اسکا شمار نہیں ہو سکتا اسکا نپور میں غریب مزدوروں پر گولی چلی اور اعلان سرکاری کا مسودہ "دنادن" کے ساتھ ہی چھپ گیا۔ مجسٹریٹ بیگناہ سپرنٹنڈنٹ پولیس بے گناہ سپاہی بے گناہ۔ بندوق بے گناہ۔ کارتوس بے گناہ۔ کارندہ بے گناہ۔ گنہگار اگر ہیں تو غارۃ مزدور گنہگار ہیں کارخانہ گنہگار ہیں جو بونس دینے کا تقاضا زبان سے نہیں ہاتھا پائی سے کرنے لگے اور حسب عادت مسترد ڈھیلے بازی سنگباری کلوخ اندازی پر اتارو ہوئے مقابل میں پولیس کے انبار بھی سوت کی پھیلیوں کے ساتھ لگے ہوئے تھے لہذا مجبوراً گولی چلانی پڑی۔

بھلی واہ! سیکڑوں مقدمے بمبئی مدراس اور صوبہ اودھ میں اسی ڈھیلے بازی پر قائم ہوئے مگر آج تک اینٹ پتھر ایک روڑا بھی کہیں بثبوت سنگباری پیش نہ ہوا۔

خیر مقدمہ چلنے کے بعد یہ غریب جنکو اینٹ کے جواب میں پتھر نہیں گولیاں کھانی پڑی ہیں فرد سزا پائیں گے۔ مگر اہل ملک کا فرض ہے کہ آئندہ کے واسطے باقی ماندہ مزدوروں کو اپنے اپنے کارخانوں میں بھرتی کریں تاکہ مالکان ملز شوریدہ پشت مزدوروں کے خدمات سے آزاد ہو جائیں۔ ولایت سے مشینیں آتی ہیں مزدور کیوں نہ بلائے جائیں۔

گرما گرم خبر ہے کہ "آپ رفتہ باز بوستان"؟ یعنی سردار سپاہ نے صدارت سے استعفا دیدیا اور شاہ کجکلاہ ایرانی عنقریب وطن میں وارد ہونے والے ہیں۔ وجوہ استعفا عجیب غریب ہیں (۱) سپاہیوں کا قحط (۲) عدم اعتماد رعایا (۳) مخالفت جمہوریت۔ اگر فی الحقیقۃ ترک صدارت کے یہی وجوہ ہیں۔ تو استعفا مبارک۔ سردار سپاہ کی آخری وجہ استعفا نہایت عجیب ہے۔ یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ملک کے سر پر جمہوریت کا بھوت سوار ہے اور سردار سپاہ جمہوریت کے مخالف ہیں تو شاہ سروال کو وطن کی جانب مراجعت فرمانے کی جرات کیونکر ہوئی کیا شاہ کجکلاہ کو جمہوریت سے ڈر نہیں لگتا؟ ممکن ہے کہ شامت نے گھیرا ہو۔

لطف شاہی کو انتقال کیے مدتیں گزر گئیں استبداد کا گور گڑھا ہو چکا ہو پھر کچھ انقلابات ہیں اسکی وجہ صرف نئے اصول سے رعایا کی اجنبیت اور ناتجربہ کاری ہے۔ یک بخت زہرہ سے نکلنا اور حمام میں داخل ہونا مزاج کے راس نہیں آیا۔ رفتہ رفتہ حالت درست ہو جائے گی اور طبیعت اس تبدیل کو قبول کرے گی۔ مگر شاہی منطق شاید اس زعم میں ہے ؎

گھبرا کے میں نے گور میں آنکھیں نکال کے
الٹے پھرے فرشتے جواب و سوال کے

سنتے ہیں کہ انبالہ کی کچہری نے لالہ دونی چند وکیل ممبر مجلس قانون سازی پر توہین عدالت کے جرم میں زیر دفعہ ۰۰ بحد تعزیرات ہند سو روپیہ جرمانہ کر دیا۔ افسوس ہے کہ لالہ صاحب نے عدالت کو "عدم توجہ" کا طعنہ دیا تھا۔ کوئی لالہ صاحب سے پوچھے۔ عدالت اور بے توجہی؟ استغفراللہ ہندوستان بھر میں جتنی کرسیاں عدالت کے نام کی گئی ہیں۔ قدرت کی طرف سے حاضر الذہن رہنے اور انصاف کے حل رموز پر حاوی ہونے کا ٹھیکا لے کے آئے ہیں۔ اس صورت میں بے توجہی کا الزام کیسا ہے؟ عدالت اگر خراٹے کے نشہ میں تب بھی غافل اور بے توجہ نہیں۔ اگر غنودگی میں ہے تب بھی سمجھنا چاہیے کہ ابواب معرفت کشادہ ہیں علم غیب کا فیضان ہو رہا ہے۔ دوسرے یہ کہ وکیل کا فرض کہنا اور دماغ چاٹنا ہے۔ بے توجہی کی شکایت کرنا کسی قانون سے جائز نہیں ہے۔ دیکھیے لالہ صاحب اس جرمانہ کے متعلق کون سی نئی کارروائی کرتے ہیں اور مجلس قانون سازی میں یہ معاملہ پیش ہوتا ہے یا نہیں۔

بنگال میں ڈاکے پہ ڈاکا پڑ رہا ہے۔ حکومت انتظام سے دل ہار بیٹھی سالہا سال ہو گئے مگر ڈاکے کا انسداد نہ ہو سکا۔

پنجاب میں ہمارے سکھ دوست سرکٹ میں اور جتھے پر جتھا حکومت کا ناطقہ تنگ کرنے کے لیے بھیج رہے ہیں۔ قید بند مار پیٹ دھکا فضیحتی گولی بارود غرض کوئی جتن باقی نہیں رہا۔ اب دستور صرف یہ ہے کہ حاکم صاحب جتھے کو سمجھاتے ہیں۔ ہا بڑی بات! گھر پلٹ جاؤ۔ دیکھو یہ حرکتیں اچھی نہیں ہیں۔ مگر دیوانگان مجذوب ناک بھوں سکوڑ کے جواب دے دیتے ہیں ؎

پھر بہ ناصح مشفق یہ عنایت کیسی
میں کروں ترک وفا آپ نے سمجھا ہے؟

یہ سمجھتے ہیں کہ سخت گیری دوسروں کے واسطے عبرت کا سبب ہوگی وہ کہتے ہیں ؎

کیا کہوں تجھ سے عبرت کہاں ہے ہمدم
ہم کو عبرت نہوئی غیر کے مر جانے سے

بہرحال وہ جو حسن انتظام امن اور انصاف کے نام سے



مقدمہ کانپور اور بالشویک قازیں

مسٹر پنچ ۔ "کہیے حضرت۔ یہ کیسی قازیں ہیں؟"

مسٹر داس ۔ "جس نے اڑائی ہیں اسی سے پوچھیے مجھے تو سب دُھڑ پنگے معلوم ہوتے ہیں"

بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں سوت پانچ دو عقل ہیں۔

بارہا کہا کہ ہندوستان کی کچہریاں فرشتوں کا مسکن ہیں ان سے بھول چوک ممکن نہیں مگر لوگ نہیں سنتے۔ دیکھئے معزز زمیندار نے آنکھ کی بڑی بھوں کے ۲ گے کی نمی پینے پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ جو ایک دبلی صدر عدالت نے انسپکٹر جنرل پولیس کی عزت ریزی کا معاوضہ ہوا تھا اُسکے متعلق ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی تھی آخر یہاں جرمانہ بحال رہا اب اس رقم سے اندمال جراحت آبرو ریزی کا مرہم تیار ہوگا۔

مسٹر پنچ کا پوسٹ بیگ

ملائے ایرانی
وبندہ ہندوستانی
(مکتوب ایران)

سرکار پنچ۔ کورنش۔ آفریں بر شما۔ کہ بندہ را از خوش نکردید و تا ایران بندہ دیگر نشنید ہزار گونہ پر خود می بالم۔ دریں روزہا از یک ملائے کشتی تعارفے پیدا کردہ ام۔ بیچارہ عجب خوش طبع است مگر بایں قلت علم کاروش جاری است سہ چہار سال است کہ از نجف اشرف آمدہ معروف شکم جرانی است۔ خوردش را آقائے شیخ معین الاسلام امید در تمام مدت چہار سال دو سہ بار علمائے ملت را پیچھے بستہ ماکسدہ دعا خوردہ پارچہ ہائے قرض شدہ مخیلہ صاحب نفوذ گردیدہ حقش مقبول وآوازہ کمیش بلند است۔ از مال زکوٰۃ و خمس یک بورے برائے مرگیری تیغ کرداد۔ دیوار خانہ نہ آمدہ عوام احباب امیر ......

ظریف لطیف شما ہم حاضر بود۔ خواست کہ بیچارہ ملا را گرگ نماید سن جمیع تعارف گفتم عزیز ......

جناب آقا قطع نظر از دولت علم دارائے ثروت و کشنہ ہم می باشند۔

مرد کہ ظریف لطیف شما پرسید: جناب آقا این ثروت از چہ جا است ؟ ۔ آقا خندید و گفت مگر در ہند علما ہستند۔

ظریف: چرا ؟ ہستند۔

آقا: چہ کار می کنند ؟ ۔

ظریف: آہ ۔ جناب آقا مپرسید چہ می کنند۔ چند نفر بطال و بیکار اند۔ صدقات مردگان و اموال اوقاف گرفتہ و خوردن بہانہ شکم پری شان است۔ از صناعت و تجارت و زراعت بہرہ ندارند۔ علم شان بستہ بچار گز ترتیب دستار بار یک است کہ بگرد سر پیچیدہ ما معجبا می روند و با امرا جاپلوسی ہا می کنند۔ اگر کسے از مریدان شان شریک صحبت شد قبل از اینکہ او ازار دست بوسی کنند خود شان دست ہا را دراز می فرمایند مطلب اینکہ ببوس۔ جنازہ را بپاکی تمام نماز نخوانند و بر دوش حمالاں رہا می نمایند۔ طویلہ از زنان درون خانہ دارند۔ بازیچہ ہا می کنند و بچہ ہا بہ آرزو اگر در فلک زدہ با ہم بیچا و بیزند دیگ ایشاں گرم می شود امروز یکے حاکمے نوشتند وا دند فردا دیگرے را بر تقیض آں حکم مہر نمودہ حوالت کردند۔ اگر کسے از ایں دو مفتے زر در گلوے شان افتاد حکم شرعیہ شدہ را بحیلہ و تزویر مختل ساختند و رکاکت فتوے چند کلمات بے سینہ مثلاً ظہر و احوط و اغلب و مشکل نیام نوشتہ وادند کہ در ہیچ محکمہ قضا کسے پے بہ بطلان حق حکم نہ برد۔ آرے۔ تعالیٰ اللہ سعید " در حق شان است غیر از آستیں دراز و عمامہ بزرگ و دو جلبیت و قیمت شان چیزے لابد نیست ؟

ہمیں کہ سخن تا بہ اینجا رسید دیدم روئے آن چون شلغم افرنجی سرخ شدہ حلقہ چشمش فراخ شدہ دور نیست کہ جامہ ہائے خودش پارہ کردہ بر ظریف لطیف بیچارہ مشتہا ئے ناملائم برزند۔ کجا ایں بزرگی کجا آن گلکوش بیچارہ کہ ہائے غفت خیرات۔ بارے جناب آقا چیزے نرم شدہ گفت

آقا: مرد کہ آخر۔ زن قحبہ۔ تربیت ہیچ نشدی از تو بزرگی نمی تراشد۔ بد رنگ۔ مزہ شدی۔ توبہ بادا کبر حالا ابواب نجات بر کو بستہ شدہ شرا چی رسد کہ در حق علمائے اعلام زبان کشائی۔ نام علما را بعدم احترام یاد نمودن یعنی چہ معلوم می شود کہ تو ہم از طبقہ اشتر طلہ خواہان نا نجیب ہستی۔ علما کہ کمترش دو ز شیشہ طباخ نیستند از ذیل دنیا گسستہ کہ در پے معاش روند۔ ایشاں ہمہ حق اسلام اند حقے دارند بہ گردن عوام۔ عوام را بایست کہ قلادہ بیعت و تقلید در گردن انداختہ پس مرشد کنند۔ مال و نفوس را بہ پیانید۔ مرد از دو حال خالی نیست یا مقلد است یا مجتہد ترک تقلید ہیچ فضولی ممکن ہرچہ امیگو یم قبول نمائے۔ ما کہ نواب ائمہ ہستیم ہر چہ حق امام است در غیبت امام حق ما است۔ اگر حق ما بماند ہیچ خدائے مدت را بنام تو زد غیر او رت بر تو حلال نباشد۔ تو نمی دانی کہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ما از خاندان رسیدیم و در تعلیم شرع خلیفت رحمنا ساختہ ہستیم شما را از .... بہشت آگاہ می رہیم تا شما در روا شرط تقلید یکے از ما مثال ما نشینید اعمال شما کہ عبارت از طہارت و صوم و صلوٰۃ و حج است مقبول نیست کلام حق بالائے ایں حق تو اند بود۔ چند پول سیاہ کہ از شما می گیریم بہانہ بروں خون جگرے ہست کہ در حصول علوم دینیہ خرچ کردہ رہنموئی شما طرف اصلاح معاد می نمائیم۔"

ظریف: قربان بیکاری و بے عاری و بے علمی شما ہر کسے کہ چند کتب فقہیہ یاد کردہ معین و معاد را مجتہد بیچارہ ادا می نماید۔ و دستار سے بزرگ و از کتب خضرا بر سر می گزارد و مایہ تحبّات جنیتی برائے او مہیا است پیشوائے عوام شیعہ شد جناب آقا ملتفت شوید ......"

سخن بہ اینجا رسیدہ بود کہ یک ملائے کشتی دیگر پیدا شد و با آقائے معین الاسلام سلام گفتہ بنا کرد بہانہ ہائے گریستن۔

آقا: اے وائے آقا جان تراچہ رسیدہ "

ملائے نو: ہم خانہ جمہوریت خراب! بخدا میدانیم سید صالح وقتیکہ گمال خورش ہمیں سپرد ورفرو ......

(باقی آئندہ) نگارندہ فضلی آقا ایرانی

پنچ۔ یہ مکتوب بڑی بہت لطیف طولانی ہے۔ لکھنے والے نے علمائے ایران و علمائے ہندوستان کا خاکہ کھینچا ہے۔ موجودہ حالت ایران سے بھی بحث کی ہے۔ سورق گردانی جو امر سے معلوم ہوا کہ جمہوریت ایران کی تباہی علمائے اعلام کی عنایتوں میں سے ایک عنایت ہے زمانے میں جمہوریت کیسی ہماری پرستش کیجے جاؤ زندگی میں تو خیر مگر نقصان بعد مرگ تمھیں زمرہ یا قوت دینے کو نہ ملے گا۔ اس تباہی کی منشی کی تفصیل بھی اس مکتوب میں ہے۔ انشاءاللہ پھر کبھی۔

قند مکرر

سر چارلس ییٹ بھی آدمی بالغ الدماغ معلوم ہوتے ہیں مشہور ہے کہ آپ پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کرنے والے ہیں کہ جو اخبار ہندو مسلمان رعایا کو جبر کاتے آمادہ کرتے اور خراب خیالات کی اشاعت کرتے ہیں انکو کالا منہ کر دیا جائے۔

ہم بھی اس تجویز پر صاد کرتے ہیں ہندوستان کے اکثر اینگلو انڈین جرائد بابت پاس شورہ پشت ہیں وہ اکثر اپنے غیر فرضیانہ تحریرات سے سیدھے سادے ہندوستانیوں کو چھیڑتے اور خفتہ دلوں کو آزادہ فساد کرتے رہتے ہیں اگر سر چارلس ییٹ کی تجویز منظور ہو جائے تو حکومت کو پہلے انہیں پر انصاف کا دور صرف کرنا لازم ہے رہے ہندوستانی جرائد اول تو ان میں خود ہی دم نہیں ہے کیونکہ حکام کے صدقات پر ادھن و اطلاع نامہ معض کا آذوقہ منحصر ہے۔ یہ ہفتہ وار جو رو بند کر دیا جائے تو نعیم الملک کے یہ خود ہی دارالبوار کی سیر کرنے لگیں گے اور جنکو کسیقدر خود حاصل بھی ہے تو اشتعال شرارت انکے مذہب میں ناجائز ہے پھر بھی اگر معدودے چند اس گناہ کے مرتکب ہیں تو سر چارلس ییٹ کے چارٹ میں ان سب کو دیدیئے جو یہ بھی آسانی سمجھا ئینگے ہمارا یہ مشورہ ہے کہ مسٹر چارلس کے حیثوں اپنی خیالات کی کیس دماغ میں گھسیٹ کے منقسہ سازشوں کے ہم کی صورت میں کارنمایاں نہ ہونے پائے۔

مہاتما گاندھی لاکھ کچھ کہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں دو قسم کی روحانیت ہے۔ (۱) ہندوستانی روحانیت (۲) انگریزی روحانیت ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے ہندوستانی روحانیت قوم اور قومیت کو ہمیشہ لاشئے محض سمجھتی رہی انگریزی روحانیت ڈاکٹر اور فادر کی سی ہستیوں کے واسطے چندہ کرتی اور ان کی اشک شوئی کرتی ہے۔ ہندوستانی روحانیت اپنے قومی جرائد کو تباہ ہوتے دیکھتی ہے مگر سینہ اور بچھر میں جتنا روپیہ صرف کرتی ہے اسکا عشر عشیر بھی جرائد کی درستی حال پر صرف نہیں کرتی بلکہ سالانہ وجب الادا ناچیز قیمت بھی ہضم کر جاتی ہے "زمانہ" کے اشتہار شائع ہوتے ہیں اور جنبش بھی کوڑی نہیں ملتی۔ کھدر چرخا اور دیگر سطحی ضمنی امور پر کروڑوں صرف کرتی ہے مگر جس چیز نے یہ تیج حتجا ہم پہونچائی دنیا کو متوجہ کیا کارکنوں کو صاحب خزانہ بنایا قلم اور پریس اسکی طرف رخ بھی نہیں کرتی۔ تلک سوراج فنڈ کا کبھی حساب اتفاقاً ہم نے بھی دیکھ لیا۔ اور نو کہیں صرف دو لفظی ریمارک کافی ہے پنجے آباد بشت پنیوں کی اچھی نظیر ہے آباد میں ایک ہی نقطہ ہے کہیں نقطہ نہ پڑھئے) محال ہے کہ مہاتما گاندھی خالی خولی ہندوستانی روحانیت کے بھروسے کوئی نتیجہ حاصل کر سکیں۔ اب انکے گرد خوشامدیوں یا بقول بو نصیب کے بھیڑ دلالوں کا ہجوم ہے دروغ بافی یا فرد اپنے مطلب کے لیے انھیں گھیرے ہوئے ہیں کوئی بیٹا بنا جاتا ہے کوئی سالا۔ یہ نری ہندوستانی روحانیت ہے جو بار بار ناکام رہی۔ ضرورت ہے ان ولایتی انگریزی روحانیت کی۔ فافہم وتدبر۔

اُن عقلوں کو بھی عجائب خانہ میں رکھنا چاہیئے جو کہتی ہیں کہ ترکوں کو خلافت کی تنسیخ کا کوئی حق نہیں۔ ان سے پوچھنا چاہیئے کہ ترکوں کے واسطے خلافت یا خلیفہ کے تقرر کا حق کہاں سے مل گیا؟ یارو سچ پوچھو تو ہندوؤں کا فکر کچھ پنڈتوں نے کھویا عیسائیوں کو پوپ شاہی نے ڈبویا عام مسلمانوں کو اکثر خلافتوں نے مٹایا شیعوں کو خود غرض مجتہدوں نے فنا کیا (سنے ہمارے مذہب کے پیشوا) جب تک خط پر اجتماع کی کوئی مثال نہ تھی اسوقت تک جمہوریت کا تماشا بھی دیکھتے جاتے تو کیجئے آخر نقصان ہی کیا ہے؟ یہ وقت ہندوستانی خلافت کمیٹیوں کے صدا رحم کو نہیں ہے آنکھیں موندے منھ پھیلائے بیٹھے ہیں حنیر ہے بڑھا ہوا امیر طلائے ذات شریف کا ہے۔ عامہ اسلام کا رجحان دیکھتے ہوئے یہ کہنا کہ خلافت اور شامت آجکل ہم وزن ہمعنی ہے بالکل سچ ہے۔ جس شریف کے سر پر ہمائے خلافت کا سایہ پڑ گیا۔ جاں فت میں پھنس جائے گی۔ ابھی تو لقمہ تر نظر آتا ہے۔

بقول ایڈیٹر نگار حبیب ہمارے شریف الخلفاء اپنے دوستوں سے بہت کچھ شکایات رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ سے ترکوں نے ضمانت شہنشاہ جرمنی وعدے وعید کئے تھے کہ ہمارے شریک ہو جاؤ تو کابل شہر کھیلیاں نبٹ کے کھلا دیں گے مگر ان کے مقابلہ میں ہندو نے اتحادیوں کے وعدے قبول کر لیے اور نرشک توس پر قناعت کی دشمنی کے بہی بزرگ سے میری حکایت بہت ملتی ہے میرے پاس قطرہ موجود نہ تھا

مگر سے مرتے ہم تو چاہ میں اُن کی
کچھ نہ ٹھہرے نگاہ میں اُن کی

اب وہ دور ہی سے شکار رہا تے ہیں ؎

غضب کیا ترے وعدوں کا اعتبار کیا
تمام عمر تیلات کا انتظار کیا

جب ترک عرب سے نکلنے لگے تو جاتے جاتے مدینہ اور مکہ کے تبرکات بھی لیتے گئے میں پیٹتا ہی رہا کہ دوڑو دوڑو میں لٹا۔ مگر مشاء مگر کوئی فریاد کو نہ پہونچا۔ اب عالم طعنہ دیتی ہے کہ بزرگوں کا ساتھ کیوں نہ دیا۔ دوستوں کو پوچھئے۔ اور میں شرماتا ہوں۔ اے میرا برا دوست ہوا اور سب تو خیر۔ ترکوں نے ساری دنیا سے خلافت کا کوڑا کرکٹ سمیٹ کے میرے سر پر لاد دیا ہے دیکھیں اس

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگا تے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اور ہاں پرچہ اور ضمون نگار کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد انھیں کافی واقفیت ہو گئی اُن کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی وادبی فوائد محسوس ہوں اور ہر مضمون بھی اسکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ ہی ہزار لعنت کھائی۔ ما بر خیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اے حضرت منی آرڈر بھیجیے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

(۳) بعض قدردان دفتر سے ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچے اس بیچ میں ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں ہوں۔

(۴) جو پرچے ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ ہفتہ کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں بعد اور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے اور پرچہ منگا لیجیے۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے بڑا حق قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔
والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

اگر آپ کسی معشوق کے مبتلا ہوں اور آپ کو ملنا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشاء شادی کرانا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعا محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزمائیں۔ موہنی منتر سے مطلوب تین یوم میں اور دعا محبت سے ۷ یوم میں شرفِ معشوق مل جاتا ہے۔ دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے۔ ہر ایک فیس ۵ روپیہ سوا روپیہ اور غرباء سے ۱۲ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ جنتر عشق کامل عامل مستانہ دلفریب ۸ مفتاح الحبیب ۳ ماہ پیکر ۸ ربنت النساء باتصویر ۸ ملنے کا پتہ

بہار عشق بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۸۷۷ء کی چند ہی جلدیں جمع ہو سکیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ۸ مع محصولڈاک

(۲) جلد ۱۸۷۸ء کے دو نمبر ایسے نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ۸ علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

ترجمہ حکیم علامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن و قصص انبیاء و آخر میں تفسیر جو سادہ زریں اور نہایت نفیس کاغذ پر چھپکر تیار ہو گئی ہے جس میں رسول کریم و صحابہ کرام کی کامل سوانح عمری و بزرگان نقشبندیہ سہروردیہ چشتیہ اور قادریہ کے حالات اسلامی فرمان موجود ہیں وفضائل قرآن وغیرہ فی جلد پانچ روپیہ اول نمبر جیبی ۸ محصول ۸ فی جلد چھ روپیہ قرآن دس پارہ ایک کارڈ بھیج کر جملہ اقسام قرآن شریف خورد و کلاں کے نمونہ مفت روانہ فرمائیے۔

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب شریفہ کوچہ نواب مرزا نمبر ۱۷۹ دہلی

مفت نمونہ

منگواکر دیکھو

کم قیمت پان میں کھانے کا مسالہ پان میں ڈالکر کھائیے دنیا میں نئی چیز ہے اسکی صفت کو دیکھ کر حیرت ہوگی قیمت فی ڈبی ۸ اور چھوٹی ۴ محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

پنڈت پیارے لال شکل بوالا گنج کانپور

خوشبودار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!

زردہ تمباکوئے خوردنی

فی سیر ۸ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

قوام مشکی زعفرانی گولی اُٹری طلائی

۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

مقتدا خان واقتدا خان

تاجر تمباکوئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب فرمائیے تار کا پتہ شہری لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سورج مارکہ

جرمنی خضاب نمبر ۲۲۹

اس سے بہتر خضاب روئے زمین پر نہیں ملیگا جس میں ہر صفت موجود ہے

سفوف اور نکلیہ

قیمت فی شیشی ۱۲ فی بکس ۸ محصول ۱۲ ڈاک ٹکٹ بھیج کر نمونہ مفت طلب فرمائیے۔

المشتہر

لکھنؤ کا ایجنٹ پالن جی برھن جانی امین آباد لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

طلاے مغز کنجشک

[illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

ماء اللحم عنبری مع آتشہ خاص الخاص

[illegible]

طلاے سیمی

اعصاب کی تقویت میں بےنظیر ہے کھوئی ہوئی طاقت
کو واپس لاتا ہے جن لوگوں نے اپنے ہاتھ سے
اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی اور سبب خلاف
فطرت افعال کی وجہ سے رگیں خراب ہو گئی
ہوں [illegible] حکم اکسیر رکھتا ہے تھوڑے
عرصہ میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے مایوسوں کی
امید کو بر لاتا ہے اور صرف [illegible] شیشیوں میں
[illegible] ایسی طاقت
بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔
فی شیشی [illegible]

حب یاقوت مقوی و مسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے
[illegible] ہے قوت مردمی کے
اضافہ کرنے میں بےنظیر ہے [illegible]
[illegible] پیدا کرتی ہے [illegible]
[illegible]
قیمت فی بکس [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

[illegible] وقت اشتہار کا ضرور حوالہ دیجیے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ — **فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے**

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible]

اور

ایک گرامو فون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ حال
موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

زیر طبع ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذہ فن کے علم سینہ

کو علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے تا ایں حال جو صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے
گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور [illegible] نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس
کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر
ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب
میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا
ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ
دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقت
مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکر اس کتاب کو
مرتب کیا ہے حصہ دوم کی اشاعت عنقریب ہونے والی ہے اور قیمت ان خریداروں کے واسطے
جو پہلے سے خریداری کی درخواست بھیجیں پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے۔ حصہ اول
کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مستان المطابع پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین مالک و ڈائرکٹر شائع ہوا۔